

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ معہ محصول ۱ے

نمبر ۲۰ - جلد ۴

لودیانہ ۱۰ مئی ۱۸۷۶ء

قیمت فی پرچہ ۹ پائی

خدایا کام تیرے ہیں کیا ہی عجیب
جو حکمت سے بنا اور جو پُر جمال
سمندر کیا بڑا اور چوڑا عجیب
کہیں رہی ہیں اُسی پر مچھلیاں بھی

سب دنیا کا تو ہی جلالی منیب
زمین تیری خوبی سے ہو مالا مال
جاندار وں سے بھرا عجیب و غریب
اور چلتی ہیں اُس میں کشتیاں بھی

نورافشاں

کیفیت آمد و خرچ ہندوستان ۷۶-۱۸۷۵ء حسب تفصیل ذیل ہے +

آمدنی بابت اراضی دو کروڑ تیرہ لاکھ اُناسی ہزار پونڈ - محصول سات لاکھ پونڈ - آمدنی محصول جنگلات پانچ لاکھ بہتر ہزار پونڈ - محصولات متفرقی و آمدنی کسٹم ہو چھبیس لاکھ ستر ہزار پونڈ مسکرات تیئس لاکھ ستر ہزار پونڈ - نمک باسٹھ لاکھ آٹھ ہزار پونڈ - افیون اسی لاکھ پچاس ہزار پونڈ - اسٹامپ ستائیس لاکھ چوراسی ہزار پونڈ - دارالضرب بہتر ہزار پونڈ - ڈاکخانہ سات لاکھ تیئس ہزار پونڈ - تار برقی دو لاکھ اڑسٹھ ہزار چار سو پونڈ - عدالت ہائے تین لاکھ اُنیس ہزار پونڈ - بحری ایک لاکھ ستانوے ہزار پونڈ - سود پانچ لاکھ دو ہزار - کسرات تین لاکھ چھبیس ہزار پونڈ - پنشن پانچ لاکھ چالیس ہزار چار سو پونڈ - متفرقات ایک لاکھ بہتر ہزار پونڈ - جملہ چار کروڑ اُناسی لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو پونڈ ہوئی +

خرچ بابت سود قرضہ تیس لاکھ پینتالیس ہزار دو سو پونڈ سول سروس فنڈ تین لاکھ چھہتر ہزار پونڈ - داد و ستد میں تین لاکھ پونڈ -

اخراجات عملہ تحصیل اراضی چوبیس لاکھ ستر ہزار سات سو پونڈ — تحصیل بیٹ ایک لاکھ اناسی ہزار پونڈ - نمک چار لاکھ اٹھانوے ہزار پونڈ - افیون تیس لاکھ پونچھ - اسٹامپ چوہتر ہزار پونڈ — دار الضرب تہتر ہزار چھ سو پونڈ - ڈاکخانہ سات لاکھ باون ہزار پانسو پونڈ - تار برقی تین لاکھ پچانوے ہزار پونڈ - انتظام مملکت بارہ لاکھ سینتالیس ہزار چار سو پونڈ - علاقجات خورد دو لاکھ اٹھہتر ہزار پونڈ - عدالت ہائے بتیس لاکھ سینتیس ہزار پانسو پونڈ - بحری چار لاکھ دو ہزار چھ سو پونڈ - معاملات مذہبی میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار ایک سو پونڈ - شفاخانہ ایک لاکھ اسی ہزار دو سو پونڈ - امورات ملکی تین لاکھ تین ہزار پونڈ - الونس سولہ لاکھ چھہتر ہزار چھ سو پونڈ - نقصان کسرات تیرہ لاکھ نوے ہزار پونڈ — متفرقات بتالیس ہزار آٹھ سو پونڈ - قحط و انعام و استعانت پچاس لاکھ آٹھ ہزار چار سو پونڈ جملہ دو کروڑ سینتالیس لاکھ اکتیس ہزار نو سو پونڈ خرچ ہوا +

ناظرین کو واضح ہو - کہ ایک پونڈ دس روپیہ کا ہوتا ہے +

—— برما کے جنگ میں مہاراجہ صاحب جیپور کو جنکا ملک نیپال میں ملاخا و سنگپور کے واقع ہے سرکار انگلشیہ کے نمک حلالی و جانفشانی منجانب ہیرس آف انڈیا آرڈر آف سٹیٹ ہیکل و سنٹ جارج کا خطاب عطا ہوا +

یہہ خطاب آج تک کسی ہندوستانی شخص کو نہیں ملا تھا +

—— اکثر اخبارات میں لکھا ہے کہ برلن میں وزرائے جرمن و روس و آسٹریا جمع ہوئے ہیں اور یہہ بات سوچ رہے ہیں کہ کرسٹان کے بارے میں جو والی روم کو صلاح دی تھی اُسپر وہ کاربند نہ ہوئے اور جو سلطان صاحب نے وعدہ کیا تھا وہ بھی پورا نہ کر سکے اب کیا صلاح دینی چاہئے +

ہم یقین کرتے ہیں کہ ان وزرائے کے صلاح و مشورت سے سلطان روم کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ اب والئے روم باغیوں پر غالب نہیں آسکتا ہے اور نہ غالب آنے کی کچھ اُمید ہے - علاوہ اس کے

یہہ بھی خبر مشہور ہو رہی ہے کہ اہل سروِیا بھی لڑنے کے واسطے مستعد و طیار ہیں - اگر وزرائے مذکورہ بالا سے کچھ پختہ بندوبست نہو سکا تو ممالک یورپ کے نقشہ میں جلد ایک قسم کا تفاوت ہو جاویگا اسکا مطلب دوراندیش جلد سمجھ جاوینگے +

—— امریکہ میں فی الحال ایک بڑے معزز دولتمند سوداگر مسمی اے - ٹی سٹیوارٹ نے انتقال کیا - یہہ شخص اسکاٹلنڈ میں پیدا ہوا تھا اور ڈبلن میں تعلیم پاکر امریکہ میں چلا گیا تھا وہاں عمدہ معاملہ داری و صداقت و راستبازی سے سوداگری کرتا رہا اور پچاس برس تک اسی روش پر چلا +

تمام یورپ میں اُسکے ایجنٹ و کوٹھیاں وغیرہ قایم ہیں اور کوئی عالی شہر خطہ میں ایسا نہ تھا کہ جہاں اُسکا ایجنٹ نہ ہو یہہ غریبوں کی خبرگیری و معاونت میں ساعی کرتا رہا +

فی الحال اُسکے پاس ۴ کروڑ روپیہ موجود تھا +

اس کیفیت و سرگذشت پر ہم اُسکو سوداگروں کا شہزادہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ اُسکی سالانہ آمدنی والی کشمیر کے برابر ہے +

—— کہتے ہیں کہ دنیا کی تواریخ میں اُن بادشاہوں کی تعداد جو سلطنت کر گئے ۲ ہزار ۵ سو ۴۰ درج ہے جنہیں سے ۲۹۹ تخت سے اوتارے گئے ۱۵۱ قتل ہوئے [illegible] لڑائی میں مارے گئے [illegible] جو کشتی کے مر گئے [illegible] پاگل بنکر ہلاک ہوئے [illegible] نکل گئے ۱۲۳ قید ہوئے ۲۰ شادی مرگ ہو گئے ۲۰ زہر کھا کر مر گئے ۔ ۱۰ کو حکم موت کا ملا - غرض جتنا بڑا بادشاہت کا عہدہ ہے اُتنی ہی اُسکے ساتھ مشکلات ہیں رعیت اچھی جو اپنے امن کا تمام بوجھہ بادشاہوں پر رکھتی ہو مگر وہ رعایا حق تلفی کرتی ہے جو سلطنت کی مشکلات میں شریک نہیں ہوتی +

—— ہمکو اس خبر کے دیکھنے سے جو کوہ نور میں چھپی ہے نہایت افسوس ہوا یعنے مسٹر ہنری ڈ صاحب مدرس نارمل اسکول امرتسر جو ایک مضبوط عیسائی تھے فوت ہوگئے +

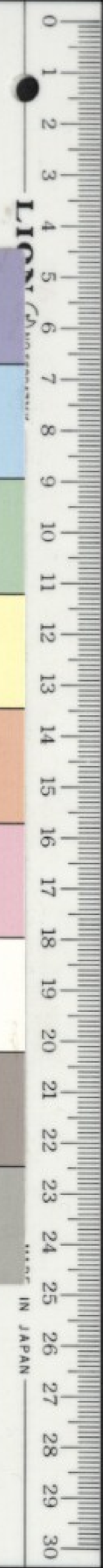
بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار اور اُس کے ہمراہیوں کا پٹیالہ میں داخل ہونا

اور میر نصرت علی سے ملاقات کرنا

(بختیار کی تقریر مہوسی کے باب میں)

نصرت علی نے کہا آپ کی تقریر سے پایا جاتا ہے کہ انگریز لوگ اکسیر اعظم کو ایک معدوم الاسم اور معدوم الجسم شے جانتے ہیں اور کیمیاگروں کو محض فریبی و دھگی سمجھتے ہیں جو کہ یہہ بات سچ ہے تو چنداں افسوس کا مقام نہیں آپ نے اُس بوڑھی کی کہاوت نہیں سنی جسنے [illegible] تھا اور جب نہ پہونچا تو تھو کہکر چلی گئی تھی ویسی انگریزوں نے اپنی عدم رسائی سے اس کامل فن کو ناقص ٹھہرا دیا ہو گیا ہو حضرت یہہ ایک خدا داد نعمت ہے جسکا حصول محض خدا کے فضل پر منحصر ہے اور اس میں رنگ و روغن یا عقل و علم کو کچھ بھی دخل نہیں جس قوم پر ہوگیا ہوگیا - بختیار نے جواب دیا بیشک سب چیزیں خدا کے فضل پر موقوف ہیں اور یہہ بھی اُسیکا فضل ہے کہ انگریز لوگ جو ہمیشہ نئی نئی تلاش کرتے رہتے ہیں اور یقینی اور مفید شے پر دست انداز ہو گئے یعنے جیسا افسانہ گوئی یا قصے کہانیوں سے علم تواریخ نکل آیا یا نجوم اور جوتش وغیرہ سے علم ہیئت و ریاضی انہوں نے بھی اُدھر متوجہ ہونے [illegible] برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ علم مہوسی کی تلاشوں کے ذریعہ سے ایک نہایت کارآمد اور مفید علم کمسٹری نکال لیا - عبداللہ شاہ نے پوچھا کہ کمسٹری کس علم کو کہتے ہیں ذرا تشریح کے ساتھ بیان کیجئے بختیار بولا میاں صاحب کمسٹری وہ فن ہے جس سے عنصریات کے خواص اور افعال اور اُن کے مفردات و مرکبات بخوبی بیان



جاتے ہیں اور اُن کی ترکیب اور امتزاج اور انحلال و انعقاد سے بجائے خود کارآمد اور مفید عام نتائج پیدا کئے جاتے ہیں اور چونکہ یہہ فن کیمیا کی تلاش کے ذریعہ سے حاصل ہوا تھا لہذا اُسکا نام کمسٹری یعنے کیمیا والا رکھا گیا اب دیکھئے انگریز لوگ اسی علم کے ذریعہ اور اپنی دماغی قوت اور جسمانی زور سے ناقص دھاتوں کو بہتر کرتے بلکہ یوں کہو کہ لوہے کو سونا بناتے ہیں یہہ جیبی گھڑیاں ایک نالی اور دو نالی بندوقیں طمنچے اور تلواریں وغیرہ جو ہزار ہزار روپیہ قیمت پاجاتی ہیں اور یہہ تار برقی جس کے ذریعہ سے دُنیا کا آدمی گھر بیٹھے ہی کلکتے والوں سے باتیں کرسکتا ہے کیا لوہے کی بنی ہوئی نہیں اور اُنکی قیمت کیا رتی باون تولہ کے حساب سے کچھ کم ہے - لارڈ بیکن ایک مشہور حکیم اور شاعر نے کمسٹری کے ایجاد کو کیسی خوبصورتی کے ساتھہ ایک افسانے کے پیرایہ میں ظاہر کیا ہے اور وہ یوں ہے کہ ایک بوڑھے آدمی نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو چارپائی کے پاس بلایا اور گھگھیاتی آواز سے کہنے لگا کہ میرے پاس اشرفیوں کا ایک بھاری خزانہ ہے جو میں نے کسی مناسب وقت کے لئے اپنے اس انگورستان میں دبا چھوڑا تھا اب جگہہ کا پتہ یاد نہیں رہا ورنہ مجھہ میں جاکر دکھلانیکی طاقت ہے سو میرے بعد حفاظت سے نکال لینا اور احتیاط کے ساتھہ برتنا یہہ کہکر وہ بوڑھا تو مرگیا اور اُس کے بیٹوں نے مشترک محنت سے بڑے شوق کے ساتھہ انگورستان کو کھودنا شروع کیا سونا تو کیا نکلنا تھا مگر اُن کی محنت کے صلہ میں اس سال فصل اس افراط سے پیدا ہوئی کہ حقیقت میں اشرفیوں کے خزانہ کے برابر تھی سو اسیطرح انگریزوں کو کیمیا سازی کی تلاش یا سونا چاندی بنانیکی لالچ سے کمسٹری کے اسقدر مفید تجربے دستیاب ہوگئے جو سونا چاندی ایک طرف زر و جواہرات کے ڈھیروں کے ڈھیر لگادینے پر قادر ہیں حضرت اصل میں کیمیاگری اسیکا نام ہے اور وہ محض نادان ہیں جو چاندی سونیکے واسطے راہ چلتے سنیاسیوں اور جوگیوں کے پیچھے لگ پھرتے ہیں - عبداللہ شاہ نے کہا یہہ تو سب صحیح ہے اور اس میں کیسکو جائے اعتراض نہیں مگر یہہ فرمایئے کہ اصل کیمیا کے وجود سے انکار کیونکر ہو سکتا ہے اگر فی الحقیقت یہہ کوئی شے نہ تھی تو اسکا چرچا دنیا کے ابتدا سے آج تک کیوں برابر چلا جاتا ہے اور ہر عاقل و ہوشیار اُس کی تلاش میں کیوں دیوانے بنے ہوئے ہیں بختیار نے جواب دیا کہ آپ دنیا کی بھیڑ چال سے آگاہ نہیں ہیں کہ لوگ جہاں ایک شخص کو ایک نیا کام کرتے دیکھتے ہیں سب کے سب بلا سوچ سمجھے اُسکے پیچھے لگ جاتے ہیں بہت سی خیالی اور بے بنیاد باتیں ابتداء دنیا سے ایسی چلی آتی ہیں جنکا نتیجہ یا حاصل تو کچھہ بھی نہیں اور لوگ اُن پر برابر مرے چلے جاتے ہیں فرمایئے رمل نجوم یا فال بینی وغیرہ کا کبھی کسی نے صحیح فائدہ نکلتا ہوا دیکھا ہوا ہے یا بھنگڑ جوگیوں اور مصنوعی [illegible] فقیروں کی کرامات سے کبھی کوئی یقینی فائدہ ظہور میں آیا جن پریکو جنکے سایہ سے کبھی ہماکی عورات خالی نہیں ہیں نہیں آج تک کسی نے [illegible] دیکھا اور ہما وغیرہ جانور جسکا سایہ ایک گدا کو بادشاہ بنا دیتا ہے کسیکو کہیں نظر آیا مگر عوام کا یقین ان باتوں کے وجوہ پر ایسا مضبوط ہے کہ کبھی اُسکو جنبش ہی نہیں علےٰ ہذا القیاس کیمیاگری بھی ایک ایسا ہی وہمی خیال ہے جو ابتدا سے لوگوں کے دلوں میں سمایا ہوا ہے اور باوجودیکہ سب روز اُسکی خسارے اُٹھاتے ہیں اور گھر بار فنا کرتے جاتے ہیں تاہم باز نہیں آتے - نصرت علی نے کہا ہو میں منطق چھانٹنیکے لئے تو ہوس کا میدان بہت وسیع ہے اور اسکا قافیہ کبھی تنگ نہیں ہوسکتا مگر ہم جو اپنی آنکھہ سے سونا اور چاندی بنتا دیکھہ چکے ہیں پھر تمہاری سماعی باتوں کا کیونکر یقین کریں عبداللہ شاہ نے کہا بجا ہے یہہ ذکر تو سنئے دیکھئے مجھہ سے بڑھکر اس معاملہ میں اور کون آگاہ ہوگا جسنے ساری عمر گلخن تابی میں بسر کی اور سیماب کے دھوئیں سے آنکھوں کی بصارت تک کھو دی بننے کو تو سونا چاندی بن جاتا ہے لیکن جسم یا عقل کی درستی کا کیا علاج ہے اور جب یہہ قصور باقی ہے تو گویا سب کچھ باقی ہے اور اگر شاید تمہارے امام شاہ نے یہہ نسخہ نکال لیا ہو تو عجب نہیں مگر وہ ایک فضول گو شخص ہے اور اُس کی بات کا چنداں اعتبار نہیں - اتنے میں بندت نے آکر کہا کہ صاحب کھانا پکا کر موجود ہوگیا اور رات بہت گذر گئی ماسوا اس کے دو دن [illegible] کے مدت سے میر صاحب کے انتظار میں دھرنا دئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام شاہ ہمارا بہت سارا روپیہ مار کر کہیں غایب ہوگیا ہے اگر میر صاحب کچھہ پتہ بتلاویں تو اُسکی تلاش کیجاوے اور آتے ہوئے بازار میں بھی میں نے تین چار آدمیوں کو ایکجگہہ یہی مذکور کرتے سنا کہ بدمعاش امام شاہ ننگن خاں جیسے غریب آدمیونکا گھر بار فنا کر کے اب کہیں روپوش ہوگیا ہے میر صاحب تو یہہ خبر سنکر بکے بکے رہکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور عبداللہ شاہ نے ہنس کے کہا دیکھنا میر صاحب کہیں آپکے سر پر بھی ہاتھہ نہ پھیر چکا ہو آپ تو ابھی نئے نئے دام میں پھنسے تھے - بختیار اور وزیر علی نے بھی پھر کبھی ملاقات کرنیکے وعدے پر رخصت لی اور سلام علیک کہکر روانہ ہوئے + باقی آیندہ

بیبل کے خدا کے کلام ہونیکے اندرونی ثبوت

اکثر دفعہ ایسا واقع ہوتا ہے - کہ وے لوگ جو انجیل کی باتیں سنتے ہیں - اُس کے خدا کے کلام ہونے میں شک کرتے ہیں - اور بعض اشخاص جنکے کہ حالت طفلی سے بیبل کی تعلیم میں ہے - اور جو شروع عمر سے سنتے رہے ہیں کہ بیبل خدا کا کلام ہے - عام طور پر اسکو خدا کا کلام سمجھتے ہیں - پر ایک وقت ہے جب کہ اُن کو معلوم ہوتا ہے - کہ بیبل درحقیقت آدمی کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہے +

ایسے شکوک کی بنیاد یہہ نہیں کہ بیبل کے خدا کیطرف سے ہونے کا کامل اور پختہ ثبوت نہیں ملتا - اور نہ ایسے اوہام باطلہ کیطرح سے دور کئے جاسکتے ہیں - بلکہ اُن کی بنیاد انسان کے دل کی حالت پر موقوف ہے - اور اگر دل خدا کی طرف سیدھا نہیں - تو دین عیسوی کے دلایل قاطع اور براہین ساطع جن سے کہ اُن کی حقیقت ثابت ہوتی ہے - بالکل نکمے اور لاحاصل ٹھہرتے ہیں - اور وہی دلایل جو ایک شخص کو کامل یقین دلاتے دوسرے کو شک میں رکھتے ہیں +

اسبات کے سمجھنے میں کچھہ بھی دقت نہیں - کہ گو سچائی کا کیسا کامل پکا ثبوت کیوں نہو - یہہ ضرور نہیں - کہ سب لوگوں کے دل اُس کی طرف راغب ہوویں - اور اُسکو قبول کریں یا مان لیویں - یعنی [illegible]

کہ قوم زمین مصر میں ہزارہا معجزات اور صدہا عجایبات دیکھتے رہے جو کہ بحر قلزم کے گہرے پانی سے خشک پاؤں پار اُترے اور جو کہ چالیس برس تک سنسان جنگل میں آسمانی روٹی یعنے من کھاتے رہے۔ آخرکار ایک سونے کے بچھڑے کو اپنا معبود ٹھہرا کر اُسکی پرستش کرنے لگے اور وے لوگ جو حضرت عیسیٰ کو روز بروز معجزات اور کرامات کرتے دیکھتے تھے۔ پلاطوس کے پاس جا کر چلائے۔ کہ اُسکو صلیب دے اُسکو صلیب دے۔ اسیواسطے خداوند مسیح نے یہہ فرمایا ہی۔ کہ جو لوگ موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے۔ اگر اُن کے پاس ایک مردہ زندہ ہوکے بیان کرے۔ تو وے کبھی ایمان نہیں لاوینگے۔ تو اس بات سے یہہ صحیح طور پر نتیجہ نکل سکتا ہی۔ کہ وے لوگ جو اب اسوقت انجیل کو قبول نہیں کرتے اگر وہ خداوند مسیح کو معجزات کرتے بھی دیکھتے۔ تب بھی ایمان نہ لاتے +

اب ہم اُن اشخاص کو جن کو کہ بیبل کی حقیقت میں شک ہی۔ اسبات کے طرف متوجہ کرنا مناسب بلکہ انسب سمجھتے ہیں۔ کہ ایسی تذبذب کی حالت اُن کا اپنا قصور ہی۔ نہ کہ دین عیسوی کی سچائی کا کامل ثبوت بہم نہیں پہنچتا۔ مقدس پولوس رسول کا مقولہ ہی کہ ہماری انجیل اگر پوشیدہ ہووے۔ تو اُنہی پر پوشیدہ ہی جو ہلاک ہوتے ہیں۔ کہ اِس جہان کے خدا نے اُن کی عقلوں کو جو بے ایمان ہیں تاریک کر دیا ہی۔ تا نہووے کہ مسیح جو خدا کی صورت ہی اُسکی جلال والی انجیل کی روشنی اُن پر چمکے (۲ قرنتیوں ۴ باب ۳ و ۴ آیت)

یہہ بات جو اوپر بیان کی گئی۔ بطریق تشبیہ خلاف تجربہ انسان نہیں صاف صاف دیکھنے میں آتا ہی۔ کہ جس شخص کا دل تعصب سے خالی ہووے وہ علمی مسایل کو نہیں مان سکتا۔ مثلاً زمین کی گردش میں جو کامل طور سے پایہ ثبوت کو پہنچی ہی۔ بہتوں کو شک ہی۔ اب یہہ نتیجہ نکالنا کہ اس شک کی بنیاد یہہ ہی۔ کہ زمین کی گردش بخوبی طور سے ثابت نہیں ہوئی غلطی پر مبنی ہی۔ ایسا ہی ہزارہا باتوں میں۔ خصوصاً مذہب کے معاملہ میں۔ اگر کسی انسان کا دل گناہ کرتے کرتے نہایت سخت ہو گیا ہی۔ تو اُسکو نیکی و بدی میں کچھ تفاوت معلوم نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ خدائے ذوالجلال کی عدالت کامل کو کچھ چیز جانتا ہی +

ہر ایک شخص اس بات کو دیکھ سکتا ہی۔ کہ بیبل کا یہہ حکم سبکو ہی۔ کہ جھٹ پٹ اُس پر ایمان لاؤ۔ گو یہہ ایک بڑے عالم فاضل کی الماری میں یا ایک گنوار احمق کے پاس پڑی رہے۔ کچھ بات نہیں۔ جس وقت کھول کے پڑھی جاوے۔ کیسی حالت کیسا موقعہ کیوں نہو۔ صاف صاف کہتی ہی جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہی۔ اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا۔ حیات کو نہ دیکھیگا۔ بلکہ خدا کا قہر اُس پر رہتا ہی (انجیل یوحنا ۳ باب ۳۶ آیت) اب اگر یہہ حکم صرف عالم فاضلوں کے لئے ہوتا۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ بیبل کی حقیقت کے ثبوت صرف ایسے ہی ہیں۔ جن کو عالم فاضل لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں پر ایسا تو نہیں ہے بیبل کا حکم اگر ایک چھوٹا لڑکا ایک جماعت کو پڑھکے سُناوے۔ تو ویسا ہی ہی جیسا کہ ایک پادری صاحب گرجے میں بیان کریں۔ اب جبکہ بیبل کا حکم ہر ایک جگہہ یکساں ہی ہی۔ تو لازم آتا ہی۔ کہ اُس کے ثبوت بھی اُسکے ساتھ اور اُسی میں ہوویں۔ تاکہ ہر ایک شخص فرداً فرداً خود آپ دیکھکر سمجھ لے۔ خواہ وہ شخص عالم ہو خواہ جاہل۔ اس لئے کہ دین عیسوی کی حقیقت میں دوسروں کی شہادت پر اپنے ایمان کی بنیاد ڈالنا درست نہیں (جیسا کہ جاہل مسلمان لوگوں کو قرآن کی فصاحت کو عالم فاضل مولویوں کے اعتبار اور کہنے پر معجزہ یا خرق عادت تصور کرنا اور اسی شہادت پر ایمان کی بنیاد ڈالنا صحیح نہیں) اِس بات کی غلطی دو دلیلوں سے ثابت ہوتی ہی۔ اوّلاً گروہ کا گروہ خلق جنکو کہ دوسروں کی شہادت نہیں پہونچ سکتی۔ اُن پر بھی ایمان لانے کا فرض برابر ویسا ہی ہی جیسا اُن پر جن کو کہ یہہ شہادت پہونچ گئی ہی یا پہونچ سکتی ہی + ثانیاً عام لوگوں کے بڑے گروہ سے تھوڑے عالم فاضل لوگونکی شہادت پر حقیقت مذہب کا ایمان طلب کرنا بالکل ناروا ہی۔ علاوہ اسکے بعض عالم فاضل لوگوں کی شہادت قرآن کی حقیقت پر ویسی ہی ہی جیسے کہ دوسروں کی بیبل پر۔ اب عام لوگوں کے لئے اُن دلائل کا سمجھنا جن سے کہ عیسائی عالم لوگوں کی شہادت مسلمان فاضل لوگونکی گواہی سے زیادہ معتبر ٹھہرتی ہی۔ ایسا ہی مشکل امر ہی جیسا کہ عقلی یا نقلی دلایل کا سمجھنا۔ اب چونکہ بیبل سبھوں سے جھٹ پٹ ایمان طلب کرتی ہی۔ تو ضرور ہی۔ کہ اُسکے ثبوت بھی اُسیکے ساتھ اور اُسی میں ہوویں +

یہہ بات آسان بلکہ شاید ممکن نہیں۔ کہ اس دلیل کی اصلیت اُن لوگوں کو کافی طور پر دکھائی جاوے جو اس کے دیکھنے یا سمجھنے سے انکاری ہیں۔ تا ہم پختہ ایمان کی بنیاد اُس پر قایم ہو سکتی ہی۔ یہہ ایک قاعدہ ہی۔ کہ ہر ایک کتاب یا تصنیف اپنے مصنف کی لیاقتوں کے ساتھ ایک کامل موافقت رکھتی ہی۔ جس سے ثابت ہوتا ہی۔ کہ یہہ کتاب اُس مصنف کی ہی۔ اور جس سے اُسکے مصنف کی لیاقتوں کا اندازہ ہو سکتا ہی۔ اور گروہ انسانوں کے درمیان بھی اگر ایک شخص اپنی لکھی ہوئی کتاب کو دوسرے مصنف کے نامزد کرنا چاہے۔ یا دوسرے شخص کی لکھی ہوئی کتاب اپنی تصنیف کہے۔ تو بمشکل بانہ کامیابی پر پہنچیگا تو کیا اب یہہ تعجب کی بات ہی۔ کہ خدا کے کلام کو اُسکے ساتھ ایک اس قسم کا ربط یا موافقت ہی۔ جس سے کہ اُسکی خوبیوں اور صفاتونکو جان سکتے ہیں۔ (اگر کوئی انسان جعلی کتاب لکھ کے خدا کی کلام کہے۔ تو وہ اس ربط یا موافقت کو ہرگز قایم نہیں کر سکیگا۔) کیا آسمان خدا کا جلال نہیں ظاہر کرتے۔ اور کیا ایک چھوٹے کیڑے کی بناوٹ سے صانع کی ہستی نہیں ثابت ہوتی۔ اب اگر بیبل خدا کی طرف سے ہی۔ تو ضرور خدائے پاک کی صفات اور خوبیونکے ساتھ اُسکی ایسی موافقت چاہئے۔ جس سے ثابت ہووے کہ درحقیقت یہہ اُسی قادر مطلق کی کلام ہی۔

جواب منشور محمدی

پرچہ منشور محمدی مطبوعہ شعبان المعظم ۱۲۹۱ ہجری کے ۳ و ۴ و ۵ و ۶ صفحوں پر مرزا جالندھری نورافشاں سے یوں نقل کرتے

ارز لیہ شیخ کی بیٹی اس جوان کے حسن پر فریفتہ ہوگئی تھی پس یہہ شادی کی دعوت تھی۔ غرض کہ دونوں کا عقد ہوگیا۔ رات دن اس جوان پر محافظت کیواسطے پہرہ رہتا تھا کہ شاید بھاگ نہ جاوے چنانچہ سالہا سال تک پہرہ رہا دونوں میاں بی بی خوشحالی اور فارغ البالی سے رہتے تھے۔ آپسمیں چاہ پیار کا الفت و محبت کا گرم بازار تھا۔ خدا کی عنایت سے لڑکے بھی پیدا ہوئے رینڈل نے زبان عربی حاصل کی اور بی بی نے جلد زبان انگریزی سیکھلی اور اُن کے بال بچوں کو دونوں زبانوں پر عبور ہوا +

دریافت کرنا چاہئے کہ یہہ رینڈل کون تھا۔ بمقام اونڈا کونٹی واقع نیو یارک اُسکا باپ رہتا ہے جسکو کبھی اپنے بیٹے کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا اس بزرگ کی قریب ستر برس کی عمر ہے اُس نے انڈین لوگوں میں پرورش پائی اور اپنے خاندان کے شکاریوں کے ساتھ ماہی گیری کے شوق میں دریائے سیسپی کے وادیوں میں بارہا سفر کئے۔ جب اکیس برس کا سن ہوا تو اُس کے خاندان کے سرداروں نے یہہ کہا بہتر ہے کہ تنہا گر اپنے خاندان کے ساتھ رہو کیونکہ وحشیوں میں رہنے کی بہ نسبت اُن کے ساتھ رہنا مفید ہے چنانچہ وہ لوما اور ویلز کی ایک عورت سے شادی کی جس زمانہ میں کہ یہہ عورت بمقام ویلز اپنے عزیز و اقارب کی ملاقات میں مصروف تھی یہہ لڑکا مذکورہ بالا پیدا ہوا۔ اُس کی پیدائش کے چندروز بعد ماں نے انتقال کیا۔ اُس نے بمقام ویلز اپنے بھائی بندوں میں ایام بلوغیت تک بسر کی اور امریکہ جانے سے بیشتر اور قبل اسکے کہ شیخ کے ہاتھ میں اسیر ہو کر منعقد ہو ملک شام میں سفر کر رہا تھا اُسکی والدہ پیشتر تھی اور اُس نے بھی بمقام ویلز سے ایشیا میں آنے کے بیشتر بپتسما پایا۔ جب یہہ شیخ کے خاندان میں شامل ہوا تو اُن سب نے اسکا مذہب اختیار کر کے اُسکی ترقی چاہی۔ اُسکی اولاد نے مسیحی تعلیم پائی۔ جب اُس کے خسر نے انتقال کیا تو اسکا بیٹا جانشین ہوا۔ اگرچہ دہتش کے خاندان اس نئے مذہب کے مدد معاون ہوئے۔ بہت لوگ مسیحی ہوئے صد ہا لڑکوں نے اس مذہب میں تعلیم و تربیت پائی مگر ایک متعصب درویش قوم محمدی اُس سے رشک کھا تار ہا تکلیف دہی و ایذا رسانی کا رنگ جماتا رہا۔ اُس نے چاہا کہ رینڈل کے بیٹوں کو ترکوں کی ملازمت سے موقوف کروائے مگر کچھ نہ ہو سکا۔ پھر اُس نے اُسکی بیٹی پر جادوگری اور ترک مذہبی کا الزام لگایا لڑکی مجلس میں حاضر ہوئی جسمیں ایکسو چوالیس معزز شیخ اور مخالف تحقیقات کیواسطے موجود تھے۔ مقدمہ پیش ہوا اور معقول شہادتوں سے ثابت کیا گیا۔ حکم ہوا کہ لڑکی بذریعہ وکیل روبکاری کرے۔ یہہ لڑکی اگرچہ چودہ برس کی تھی مگر نہایت دلیری و استقلال سے جواب دیا کہ ای بزرگو میں اصالتًا جوابدہی کرونگی اور پھر ایمان و استقلال کے ساتھ پاک کلام اپنے ہاتھ میں لیا اور بار بار اُسکی آئتیں پڑھنے لگی۔ اُس نے حواری کے مانند کلام کئے۔ جبکہ وہ خاطر خواہ تجویز کے موافق فتوی پاچکی تو خاندان کے سرداروں نے از سر نو عہد کیا کہ ہم کل مسیحیوں کی جنکا روزہ کی مانند قول و فعل سے مدد کرینگے۔ اکتوبر ۱۸۸۰ء میں یہہ مقدمہ پیش ہوا تھا ماہ جولائی ۱۸۸۱ء میں جبکہ روزہ بیالیس چھوٹی لڑکیوں کی جماعت پڑھاری تھی یکا یک یہہ درویش آپہونچا اور اُسکو قتل کر کے بھاگ گیا۔ اس کے خاندان کے لوگوں نے مسلح ہو کر گھوڑے پہنکے اور تعاقب کیا بارے قاتل کو پکڑ لیا اور بعد روبکاری قتل کیا گیا مگر کام روز بروز ترقی پذیر ہو سچائی پھیلتی جاتی ہے اور روشنی ترقی انجیل کی تاریخ میں یہہ بات نہایت تاثیر بخش و دلپذیر ہمکو معلوم ہوتی ہے۔ اس صدی میں ایسی عجیب و غریب بات ترقی انجیل کی نسبت ظہور ہوئی ہے بی بی ارزلیہ نے اپنی پچھلی چھٹی میں کل کیفیت اپنی دختر کے مقدمہ اور ہلاکت کی لکھی ہے اُسمیں یہہ عمدہ فقرہ اور درخواست بھی درج ہے میرے واسطے دعا کرو کہ میری خدا ترسی پھول کی مانند حلیم اور زیتون کی مانند برداشت کرنے والی ہو + از شمس الاخبار

اخبارات مُلکی و ولائتی

کابل انڈین ڈیلی نیوز مطبوعہ ۲۸ اپریل میں لکھا ہے کہ امیر کابل نے روسا ہزارہ اور کوہستان کو طلب کیا اور کہا کہ دو رسالہ ہزارہ قوموں سے تیار کریں چنانچہ وہ رسالہ بھرتی ہوتے ہیں۔ اور غلام محمد خان اپنے بڑے بیٹے کو کرنیل مقرر کیا ہے اور غلام حسن خان کو کمیدان بعد اسکے حکم دیا کہ جب یہہ رسالے بھرتی ہو جاویں تو غلام قادر حاکم غزنین کے ماتحتی میں رہیں۔ اور کرنیل غلام محمد خان کو حکم دیا کہ وہ ترکستان میں نایب محمد عالم خان کے پاس جاویں اور جو وہ کہیں اُسپر کاربند ہوں اور کمیدان غلام حسین خان کو یہہ حکم ہوا ہے کہ وہ پلٹن قوم پنج شہری کے ساتھ میمنہ کو جاویں اور زیر کمان جنرل حفیظ اللہ خان کے کام کریں۔ جنرل حفیظ اللہ خان نے امیر کابل کو لکھا ہے کہ ہمکو ہدایت ہونا چاہئے کہ امیر میمنہ کے ساتھ کیا کارروائی کریں۔ کہ ہم بطور قید کے اُن کو کابل میں بھیجدیں یا محمد عالم خان کے پاس روانہ کریں یا میمنہ میں رکھیں جیسا حکم ہو ویسا کیا جاوے۔ امیر صاحب گورنر ترکستان اور جنرل حفیظ اللہ خان صاحب کی بہادری سے نہایت خوش ہوئے ہیں۔ اور خوشی کا باعث یہہ سنا گیا کہ حفیظ اللہ خان نے جنگ میمنہ میں بڑی شجاعت اور بہادری کی اور اس کارگذاری کے صلہ میں بھی اُسکو ایک خلعت بیش قیمت کا دیا ہے۔ ولی محمد خان برادر امیر خان کی مختلف شکائتیں کی گئیں یہہ صاحب حاکم فرم ہیں۔ امیر صاحب نے اُن کی نسبت حکم دیا ہے کہ وہ اپنے عہدہ سے موقوف کئے جاویں مگر ولی محمد خان نے رشوت دیکر بہت سے آدمیوں کو امیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے کہ وہ امیر صاحب کو راضی کریں تاکہ میں نوکری پر بحال رہوں +

لنڈن کی خبر سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ صاحب ویلس سبولی میں داخل ہوگئے ہیں اور ۱۶ اپریل کو ملکہ معظمہ جہاز پر سوار

ہوکر جبر ورک کو تشریف لیگئیں اور وہاں سے دار الخلافہ فرانس میں پہنچکر ریلوے اسٹیشن پر تھوڑی دیر تک ملاقات ملکہ معظمہ شہنشاہ ہند کی مارشل میکمہن صاحب پریسیڈنٹ فرانس سے ہوئی یہہ معلوم نہیں ہوا کہ کیا گفتگو ہوئی +

چند روز ہوئے کہ لنڈن میں ایک ماجرا عجیب گذرا جسکی تفصیل یہہ ہے کہ ایک شخص بعمر ۴۰ سال اچھی پوشاک پہنے ہوئے گاڑی میں سوار بکنگم کی محلسرا کو دیکھنے آیا اور اندر جانے کا ارادہ کیا لوگوں نے روکا اور نام کام پوچھا۔ اُسنے جواب دیا کہ میں انگلنڈ کا بادشاہ ہوں ملکہ کو دیکھنے جاتا ہوں اور میرا نام ٹامس جنگ ہے۔ آدمیوں نے یہہ سنکر ڈاکٹر کو بلایا ڈاکٹر صاحب نے بعد معاینہ فرمایا کہ یہہ آدمی جنونی ہے فوراً اُس شخص کو پاگلخانہ میں بھیجدیا + شعلہ طور

برلن سے ۱۰ ماہ گذشتہ کو بذریعہ تار برقی خبر آئی کہ شاہ جرمن کی ملاقات کل کے روز ملکہ معظمہ شہنشاہ ہند سے مقام کوبرگ میں ہوئی +

فارس شاہ فارس جو مرو کی لڑائی کے لئے ایک عرصہ سے تیاری کر رہا تھا اب وہ ارادہ اُسنے ترک کر دیا۔ مسٹر ڈی لارنس صاحب نے انڈر سیکرٹری گورنمنٹ ہند سے دریافت کیا کہ اخبار ٹائمز نے چھاپا ہے کہ دو ترکی افسر واسطے تعلیم فوج امیر کابل بذریعہ پنجاب ٹرن امیر موصوف کے پاس بھیجے گئے ہیں اگر یہہ سچ ہے تو منظوری اُسکی ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ سے منگائی گئی یا نہیں۔ جواب میں لارڈ ہملٹن صاحب نے فرمایا کہ انڈیا آفس میں ابھی تک کچھ خبر اسکی نہیں آئی +

روس کے اخبارات بغرض اطلاع اہل یورپ کے تحریر کرتے ہیں کہ کوقند میں آجکل روس کا نہایت عمدہ انتظام ہے۔ کوقند کے لوگ جنگ سے باز آئے ہیں اور امن وامان کے ساتھ کام کرتے ہیں ہندوستان میں روسیوں کا بڑا چرچا ہے مگر چین کی نسبت روسیوں کا اور خیال ہے وہ کہتے ہیں کہ کوقند کو ہمنے چین کیواسطے رکھ چھوڑا ہے جب شاہ چین اسقدر روپیہ دینگے جو ہمارا جنگ میں صرف ہوا تو ہم کوقند کو چھوڑ دینگے یہہ حکمت عملی چینیوں کے موافق ہے اور اسی سے چینی زیر ہونگے +

شاہ برہما نے جو تحایف شاہ اٹلی کو اپنے سفیروں کی معرفت بھیجے ہیں اُن میں نہایت عمدہ اور بیش قیمت ایک انگشتری یاقوت کی مرصع ہے اور ایک چرٹ دان اور بہت سی چیزیں برہما کی بنی ہوئی ہیں +

انگلنڈ کی کوشش سے زنجبار کی بردہ فروشی موقوف ہوگئی ہے اور سلطان زنجبار نے اب پختہ وعدہ کر لیا ہے کہ آیندہ کو میرے علاقہ میں کبھی بردہ فروشی نہ ہونے پاویگی +

جرمنی پرنس بسمارک وزیر اعظم سلطنت جرمنی نے جو سوداگران ریل کے بابت رائے پیش کی وہ جرمنی کے پارلیمنٹ میں منظور و مقبول ہوئی +

حکم جب سے جناب ویسرا صاحب حال شملہ پر تشریف لیگئے ہیں گزٹ آف انڈیا کی نسبت حکم ہوا ہے کہ وہ شملہ پر طبع ہوا کرے +

ملاقات ۱۳ مئی کی تار برقی خبر دیتی ہے کہ شہنشاہ بیگم جرمن بغرض اگسٹا ایوان شاہی ونزر میں واسطے ملاقات کرنے جناب ملکہ معظمہ شہنشاہ ہند کے تشریف لائیں +

سلطان روم کو سفیران غیر ملک نے صلاح دی ہے کہ آپ مونٹی نیگرو سے جنگ نکریں اور اُن سفیران نے وعدہ کیا ہے کہ ہم کوشش کر کے باغیوں کو سمجھاوینگے سلطان نے گو یہہ بات قبول کر لی ہے مگر سفیران کو کچھ بھروسہ کامل نہیں ہے +

برلن سے بذریعہ تار برقی خبر آئی کہ ہر ڈلبرک صاحب وزیر جرمن نے استعفا دیا کیونکہ اُن کی رائے شاہزادہ بسمارک کی اُس رائے کے برخلاف تھی جسمیں وہ چاہتے تھے کہ جرمن کی ریل شہنشاہ جرمن کی قرار دیجاوے +

خدیو مصر نے اہل فرانس کے چند نامی گرامی صرافوں کی کمپنی کو ایک دستاویز معاہدہ لکھدی ہے کہ وہ جملہ قرض ذمگی سلطنت مصر کو ادا کر دیں اور جملہ قرض مندرجہ دستاویز کے سات روپیہ سالانہ سود ہوگا چنانچہ معاہدہ خدیو مصر کے العبد سے مزین بھی ہو گیا +

کشمیر میں ہیضہ کی شدت کے باعث یقین ہے کہ امرناتھ جی کے یاتری طلبوں کے لئے کلونی بھی تا انگاہ بجاوے گذر ہو سے برف ہٹ گئی ہے اُسطرف سے جانے میں کوئی دقت نہیں +

ناگا کی پہاڑیاں قدرتی صعوبتوں اور اُسطرف کے باشندوں کی تعنت کے لحاظ سے ایسے کوہی اور جنگلی مقام کی پیمایش ہر چند کہ ایک سخت دشوار کام تھا تاہم سرکار کے اقبال سے نہایت خوبی کے ساتھ طے ہو گئے ۲۴ ماہ گذشتہ کو وہاں کی پیمایش کی افسران سرکاری واپس آگئے بارہ ہزار میل مربع زمین اس نو مفتوح ملک کی اب نقشہ میں داخل کیجاویگی اس مہم میں ایک عہدہ جہ کا افسر کام آیا اور ایک مارے جانے سے عنقریب بچ گیا تاہم اب سارے خطرے جاتے رہے +

چاندی کا گھٹا ہوا نرخ اب پھر رو بازاری ہو چلا اور یہہ سنکے سے نہایت مسرت ہوئی ہے کہ بنک بنگال کے نرخ سود میں پچھلے ہفتہ تک کوئی تغیر و تبدل نہیں ہونے پایا +

اعزاز بخشی حضور نواب گورنر جنرل صاحب نے کلکتہ کے بنگال سوشیل سائنس ایسوسیشن کا پیٹرن بننا منظور فرمایا ہے وہ ایسوسیشن ہے جسمیں بالتخصیص فنون مغربی اور ہنر مندگان بنگال کو سکھائے جاینگے اور جسے بنگالہ کے اولو العزم دیسی بطور خود قایم کر رہے ہیں +

ہیضہ آجکل بنگالہ میں وبائے ہیضہ شدت سے ہے اور خاصکر اُن قلیوں میں جو شمالی بنگال اسٹیٹ ریلوے میں ہیں یہاں ہر روز ڈیڑھ سو قلی مرا کرتے ہیں جو ترائی دارجیلنگ میں ہے اسمیں بھی ہیضہ پھیلا ہے۔ احتمال ہے کہ کہیں دارجلنگ میں نہ آجاوے +

دربار دہلی اخبار اسٹیٹسمن خبر دیتا ہے کہ موسم سرما میں بمقام دہلی ایک بڑا دربار ہوگا۔ شاید گورنر جنرل بعد بڑے ان کے اُس دربار میں شریک ہوں +

پہلے دہلی میں کچھ آدمیوں کو ہیضہ ہوا تھا اب خبر آئی ہے کہ تپ بھی شروع ہو گئی + منہ

نمایش گاہ تجویز ہے کہ کاٹھیاواڑ میں نمایش گاہ ہو چنانچہ اسکی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ اور وہاں کے رئیسوں نے پسند کر کے

اُسمیں چندہ بھی دیا ہی یعنے نواب صاحب بہادر والی جوناگڈہ نے ایک ہزار روپیہ اور ٹھاکر صاحب مردی نے چھہ سو روپیہ اور پنڈت شیو پرشاد صاحب نے ایکسو روپیہ دئے ہیں +

بستار اخبار مدرس میل تحریر کرتا ہی کہ راجہ صاحب بستار نے اپنے دیوان کو موقوف کر دیا۔ ابھی کہ وجہ سے حال میں غدر ہو گیا تھا اور جن رئیسوں نے باغیوں کو غدر کیوقت ساتھہ دیا تھا اور جو قید تھے اُن کو بھی راجہ صاحب نے رہا کیا۔ بس کل رعایا جسنے غدر کر دیا تھا اب غدر کرنے سے باز آئی ہی اور اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہی جو سرکاری فوج اب وہاں ہی وہ غالباً اب بہت ہی جلد واپس آوے کیونکہ اب اُسکا کوئی کام وہاں نہیں رہا ہی +

امریکہ جو عہد نامہ امریکہ و انگلستان سے ۱۸۴۲ء میں ہوا تھا۔ اُسمیں جو اخیر دفعہ دربارہ دیدینے قیدیوں کے تھی وہ منسوخ کی گئی کیونکہ سرکار برٹش نے انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ ہم بلا وعدے اور شرایط کے مجرم واپس کو نہیں دینگے یہہ شخص امریکہ کی رعایا ہی اور انگلستان میں بھاگ کر آیا ہی +

روس و انگلستان ۵ مئی کا تار برقی لنڈن ناقل ہی کہ مسٹر کاچرن صاحب نے آج شام کو ہوس آف کامنز میں دربارہ تو فندکے جو کاغذات تھے اُن کو طلب کیا۔ اسپر مسٹر ڈسیرائلی صاحب نے کہا کہ کاغذات نہیں ہیں اور بیان کیا کہ انگلستان کی حکمت عملی صاف صاف اور مضبوطی کے ساتھہ ہی اور یہہ بھی بیان کیا کہ جیسی دوستی روس اور انگلستان میں آجکل ہی ویسی کبھی نہ تھی اور یہہ بھی کہا کہ جو خطاب ملکہ معظمہ نے شہنشاہ ہندوستان کا لیا ہی اُسپر بھی روسیوں نے کوئی ناراضی ظاہر نہیں کی۔ روس کو وسط ایشیا میں اُسی طرح سے فتوحات حاصل کرنے کے اختیارات ہیں جیسے کہ انگلستان کو ہندوستان میں +

نینی تال ۲۶ اپریل ۱۸۷۶ء کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی بہ رونق افروزی نینی تال ہوئے یہاں پر اب روز بروز رونق زیادہ ہوتی جاتی ہی +

لودیانہ

۱۳ کو تمام دن گرد و غبار مثل طوفان کے نمودار رہا۔ اور کچھہ قدرے تقاطر بھی ہوا +

۱۶ کو بعد دس بجے کے پھر آندھی چڑھی اور بہت اندھیرا چھا گیا قریب دو بجے کے بارش ہوئی اور قدرے اولے بھی پڑے۔ اس بارش نے افتادہ غلہ و خرمن کو بہت نقصان پہونچایا +

جمعرات گذشتہ کو پیر صاحب کی خانقاہ پر ایک عورت سلام کے واسطے گئی چار دیواری کے پاس سے جہاں چراغ جلتا تھا ہو کر گذری فوراً تمام کپڑے جل گئے کچھہ تھوڑا سا کپڑا لپیٹ کر گھر آئی گود میں جو اُسکے لڑکی تھی اُسکو بھی کچھہ آگ کا صدمہ پہونچا اور عورت مذکور کا ہاتھہ ایسا جلا جو عرصہ میں اچھا ہوگا +

اس ہفتہ میں بباعث خرابی ہوا کے شہر میں زکام کی شکایت بہت سُنی گئی +

غزل

من تصنیف رحمت مسیح طالب علم نارمل اسکول امرتسر

اے کہ تو مالک جہاں عیسیٰ — بیدل اور بے خزاں عیسیٰ +
تیرے در پر دیا ہی سر کو جھکا — جسکا تو ہی ہو پاسباں عیسیٰ +
تیرے در پر کھڑے رہینگے ہم — تو ہمارا ہو بیگماں عیسیٰ +
ایک تو مار ڈالا شیطاں نے — کر دے اُسکو تو بے نشاں عیسیٰ +
دوسرا فکر و رنج دنیا سے — تو چھڑانے کو مہرباں عیسیٰ +
تیسری میری آرزو ہی یہہ — آسماں میرا آستاں عیسیٰ +
اُسکی کیونکر بھلا خزاں ہووے — جسکا مالک ہو باغباں عیسیٰ +
تو ہی ہر ایک شی پہ قادر ہی — تو ہی میرا ہی دلستاں عیسیٰ +
یہہ بھی تو بخشدے پیارے مجھے — کہ کروں راستی میں بیاں عیسیٰ +
ہمکو شیطان سے کیوں ہو خوف — جبکہ رہتا ہی درمیاں عیسیٰ +
میرے سر سے اوتار دیجئے بار — نامہ بھر پاؤں ہوں گراں عیسیٰ
جبکہ ہو مجھپہ ہاتھہ رحمت کا — پھر نہ رحمت ہو نیم جاں عیسیٰ

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۸۷۶ء

حسب منشاء دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۱ء انتظام جوڈیشل پنجاب ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بندوبست قسمہائے ملتان و ڈیرہ جات کے مندرجہ ذیل افسروں کو اختیارات مصرحہ ذیل دربارہ ان مقدمات مال کے تفویض فرماتے ہیں جو ایکٹ مالگذاری پنجاب کے بموجب دائر ہوں مگر باستثناء تحصیل مالگذاری یا بقایا مالگذاری کے مقدمات کے یہہ اختیارات مفصلہ ذیل اضلاع میں استعمال کئے جاوینگے

ضلع ملتان

مسٹر سی اے رو صاحب مہتمم بندوبست و منشی حکیم چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ بندوبست معہ اختیارات ڈپٹی کمشنر کے +

فضل حسین صاحب۔ اننت رام صاحب۔ لچھمنداس صاحب بہل داس صاحب و جانکی ناتھہ صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست معہ اختیارات تحصیلداری کے +

ضلع مظفرگڈہ

مسٹر اڈبرائن صاحب مہتمم بندوبست و منشی غلام مرتضیٰ صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست معہ اختیارات ڈپٹی کمشنر کے شیخ صوبا صاحب بھگوان داس صاحب اور پنڈت نراین داس صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست معہ اختیارات تحصیلدار کے +

ضلع جھنگ

مسٹر ایف ڈبلیو آر فرایر صاحب مہتمم بندوبست اور منشی عبدالغنی صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ بندوبست معہ اختیارات ڈپٹی کمشنر کے +

ملا سنگھ صاحب۔ نذر محمد صاحب الف دین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست معہ اختیارات تحصیلدار کے +

ضلع منٹگمری

مسٹر ایس ایس تھاربرن صاحب مہتمم بندوبست و منشی گنگا رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

